



رسالہ نمبر: 40

مُنے کی لاش

(غوثِ اعظم رحمۃ اللہ علیہ کی حکایات)

مزارِ غوثِ اعظم

شیخ طریقت، امیرِ اہلسنت، بانی دعوتِ اسلامی، حضرت علامہ مولانا ابوبلّال

دامت بركاتہم
الغنائیہ

محمد الیاس عطار قادری رضوی

مکتبۃ المدینہ
(دعوتِ اسلامی)
SC1286



دیکھتے رہے

الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى سَيِّدِ الْمُرْسَلِينَ
أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

منے کی لاش

شیطان لاکھ سستی دلائے یہ رسالہ (18 صفحات) مکمل پڑھ لیجئے اِنْ شَاءَ اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ
آپ کے دل میں غوثِ اعظم علیہ رَحْمَةُ اللَّهِ الْكَرِيمِ کی محبت مزید بڑھ جائے گی۔

دُرود شریف کی فضیلت

نہی معظم، رسولِ محترم، سلطانِ ذی حشم، سراپا جو دو کرم، حبیبِ مکرّم، محبوبِ ربِّ اکرم
صَلَّى اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: مسلمان جب تک مجھ پر درود شریف پڑھتا رہتا ہے فرشتے
اُس پر رحمتیں بھیجتے رہتے ہیں اب بندے کی مرضی ہے کم پڑھے یا زیادہ۔

(ابن ماجہ ج ۱ ص ۴۹۰ حدیث ۴۷۰۷ دار المعرفۃ بیروت)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْ مُحَمَّد

خانقاہ میں ایک باپردہ خاتون اپنے منے کی لاش چادر میں لپیٹائے، سینے سے
چمٹائے زار و قطار رو رہی تھی۔ اتنے میں ایک ”مَدَنی مُتَا“ دوڑتا ہوا آتا ہے اور ہمدردانہ
لہجے میں اُس خاتون سے رونے کا سبب دریافت کرتا ہے۔ وہ روتے ہوئے کہتی ہے: بیٹا!

فَرَوَانٌ فُصِّلَ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: جس نے مجھ پر ایک بار دُرُودِ پاک پڑھا (اللَّهُمَّ زِدْهُ جُلُوسَ اُس پر دس رحمتیں بھیجتا ہے۔ (مسلم)

میرا شوہر اپنے لختِ جگر کے دیدار کی حسرت لیے دنیا سے رخصت ہو گیا ہے، یہ بچہ اُس وقت پیٹ میں تھا اور اب یہی اپنے باپ کی نشانی اور میری زندگی گانی کا سرمایہ تھا، یہ بیمار ہو گیا، میں اسے اسی خانقاہ میں دم کروانے لارہی تھی کہ راستے میں اس نے دم توڑ دیا ہے، میں پھر بھی بڑی اُمید لے کر یہاں حاضر ہو گئی کہ اس خانقاہ والے بُوڑگ کی ولایت کی ہر طرف دھوم ہے اور ان کی نگاہِ کرم سے اب بھی بہت کچھ ہو سکتا ہے مگر وہ مجھے صبر کی تلقین کر کے اندر تشریف لے جا چکے ہیں۔ یہ کہہ کر وہ خاتون پھر رونے لگی۔ ”مَدَنی مَنے“ کا دل پگھل گیا اور اُس کی رحمت بھری زبان پر یہ الفاظ کھیلنے لگے: ”مُحْتَرَمَہ! آپ کا مَنا مرا ہوا نہیں بلکہ زندہ ہے! دیکھو تو سہی! وہ حرکت کر رہا ہے۔“ دُھیاری ماں نے بے تابانی کے ساتھ اپنے ”مٹے کی لاش“ پر سے کپڑا اٹھا کر دیکھا تو وہ سچ مچ زندہ تھا اور ہاتھ پیر ہلا کر کھیل رہا تھا۔ اتنے میں خانقاہ والے بُوڑگ اندر سے واپس تشریف لائے۔ بچے کو زندہ دیکھ کر ساری بات سمجھ گئے اور لاٹھی اٹھا کر یہ کہتے ہوئے ”مَدَنی مَنے“ کی طرف لپکے کہ تو نے ابھی سے تقدیرِ خداوندی کے سَر بستہ راز کھولنے شروع کر دیئے ہیں! مَدَنی مَنّا وہاں سے بھاگ کھڑا ہوا اور وہ بُوڑگ اُس کے پیچھے دوڑنے لگے، ”مَدَنی مَنّا“ کا ایک قبرستان کی طرف مُڑا اور بلند آواز سے پکارنے لگا: اے قبر والو! مجھے بچاؤ! تیزی سے لپکتے ہوئے بُوڑگ اچانک ٹھٹھک کر رُک گئے کیونکہ قبرستان سے تین سو مُردے اُٹھ کر اُسی ”مَدَنی مَنے“ کی ڈھال بن چکے تھے اور وہ ”مَدَنی مَنّا“ دُور کھڑا اپنا چاند سا چہرہ چمکاتا

فَرَمَانِ قُصَاطِ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم : جو شخص مجھ پر زور و پاک پڑھنا بھول گیا وہ جنت کا راستہ بھول گیا۔ (بحرانی)

مُسکرا رہا تھا۔ اُن بزرگ نے بڑی حسرت کے ساتھ ”مَدَنی مَنے“ کی طرف دیکھتے ہوئے کہا: بیٹا! ہم تیرے مرتبے کو نہیں پہنچ سکتے، اس لیے تیری مرضی کے آگے اپنا سر تسلیم خم کرتے ہیں۔ (مُلَخَّصُ از الحقائق فی الہدایٰ ج ۱ ص ۱۳۲ وغیرہ مکتبۃ اویس رضویہ، بہاولپور پاکستان)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آپ جانتے ہیں وہ ”مَدَنی مَنّا“ کون تھا؟ اُس مَدَنی مَنے کا نام عبدُ القادر تھا اور آگے چل کر وہ غوثُ الاعظم علیہ رَحْمَةُ اللہِ الْکَرِیْم کے لقب سے مشہور ہوئے۔

کیوں نہ قاسم ہو کہ تو ابنِ ابی القاسم ہے

کیوں نہ قادر ہو کہ مختار ہے بابا تیرا (حدائقِ بخشش شریف)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بَچپن شریف کی سات کرامات

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہمارے غوثُ الاعظم علیہ رَحْمَةُ اللہِ الْکَرِیْم مادرزاد ولی تھے۔

﴿۱﴾ آپ رَحْمَةُ اللہِ تَعَالٰی علیہ ابھی اپنی ماں کے پیٹ میں تھے اور ماں کو جب چھینک آتی اور اس

پر جب وہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ کہتیں تو آپ رَحْمَةُ اللہِ تَعَالٰی علیہ پیٹ ہی میں جواباً بَرَحْمٰکِ اللہ

کہتے (الحقائق فی الہدایٰ ص ۱۳۹) ﴿۲﴾ آپ رَحْمَةُ اللہِ تَعَالٰی علیہ یکم رَمَضَانُ الْمُبَارَک بروز

پیر صبح صادق کے وقت دنیا میں جلوہ گر ہوئے اُس وقت ہونٹ آہستہ آہستہ حرکت کر رہے

تھے اور اللہ اللہ کی آواز آرہی تھی (ایضاً) ﴿۳﴾ جس دن آپ رَحْمَةُ اللہِ تَعَالٰی علیہ کی ولادت

ہوئی اُس دن آپ رَحْمَةُ اللہِ تَعَالٰی علیہ کے دیارِ ولادت و حیلان شریف میں گیارہ سو بچے پیدا

﴿قُرْآنُ فُصِّلَ﴾ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ : جس کے پاس میرا ذکر ہوا اور اُس نے مجھ پر زُرو پاک نہ پڑھا تحقیق وہ بد بخت ہو گیا۔ (نہجۃ)

ہوئے وہ سب کے سب لڑکے تھے اور سب ولیُّ اللہ بنے (تفریعُ الخاطر ص ۱۵) ﴿۴﴾ غوثُ الاعظم علیہ رَحْمَةُ اللہِ اکبر نے پیدا ہوتے ہی روزہ رکھ لیا اور جب سورج غروب ہوا اُس وقت ماں کا دودھ نوش فرمایا۔ سارا رَمَضَانُ المبارک آپ رَحْمَةُ اللہِ تَعَالَى علیہ کا تکی معمول رہا (بہجۃ الاسرار ص ۱۷۲) ﴿۵﴾ پانچ برس کی عمر میں جب پہلی بار بِسْمِ اللہ پڑھنے کی رسم کے لیے کسی بزرگ کے پاس بیٹھے تو اَعُوذ اور بِسْمِ اللہ پڑھ کر سورۃ فاتحہ اور الحمد سے لے کر اٹھارہ پارے پڑھ کر سنا دیئے۔ اُن بزرگ نے کہا: بیٹے! اور پڑھئے۔ فرمایا: بس مجھے اتنا ہی یاد ہے کیوں کہ میری ماں کو بھی اتنا ہی یاد تھا، جب میں اپنی ماں کے پیٹ میں تھا اُس وقت وہ پڑھا کرتی تھیں، میں نے سن کر یاد کر لیا تھا (الحقائق فی الہدایۃ ص ۱۴۰) ﴿۶﴾ جب آپ رَحْمَةُ اللہِ تَعَالَى علیہ لڑکپن میں کھیلنے کا ارادہ فرماتے، غیب سے آواز آتی: اے عبدُ القادر! ہم نے تجھے کھیلنے کے واسطے نہیں پیدا کیا (ایضاً) ﴿۷﴾ آپ رَحْمَةُ اللہِ تَعَالَى علیہ مدرّسے میں تشریف لے جاتے تو آواز آتی: ”اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ولی کو جگہ دے دو۔“ (بہجۃ الاسرار ص ۴۸)

نَمُو مِیْنِہِ عَلَوی فَصْل بَکُولی گلشن

حَسَنی پھول حُسْنِی ہے مہکنا تیرا (حدائقِ بخشش شریف)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّى اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

کرامت کی تعریف

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بعض اوقات آدمی کرامتِ اولیاء کے معاملے میں

فَرَمَانِ قُصْطِ صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم: جس نے مجھ پر دس مرتبہ کراہی پڑھ کر اُسے قیامت کے دن میری حفاظت ملے گی۔ (مجمع الزوائد)

شیطان کے وَسْوَسے میں آکر کرامات کو عقل کے ترازو میں تولنے لگتا ہے اور یوں گمراہ ہو جاتا ہے۔ یاد رکھئے! کرامت کہتے ہی اُس خرقِ عادت بات کو ہیں جو عاداتِ محال یعنی ظاہری اسباب کے ذریعے اُس کا صُدرِ ناممکن ہو مگر اللہ عَزَّوَجَلَّ کی عطا سے اولیائے کرام رَحِمَتْہُمُ اللہُ تَعَالٰی سے ایسی باتیں بسا اوقات صادر ہو جاتی ہیں۔ نبی سے قبل اَزِ اِعلانِ نبُوَّت کی ایسی چیزیں ظاہر ہوں تو ان کو اِرہا ص کہتے ہیں اور اِعلانِ نبُوَّت کے بعد صادر ہوں تو معجزہ کہتے ہیں۔ عام مؤمنین سے اگر ایسی چیزیں ظاہر ہوں تو اسے مُعَوْنَت اور ولی سے ظاہر ہوں تو کرامت کہتے ہیں۔ نیز کافر یا فاسق سے کوئی خرقِ عادت ظاہر ہو تو اُسے اِسْتِراج (اِس۔ تہ۔ راج) کہتے ہیں۔ (مُلَخَّص از بہارِ شریعت ج ۱ ص ۵۶، ۵۸، ۵۹ مکتبۃ المدینہ باب المدینۃ کراچی)

عقل کو تنقید سے فُرست نہیں

عشق پر اعمال کی بُنیاد رکھ

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

غوثِ اعظم نے مرگی کو بھگا دیا

ایک مرتبہ بارگاہِ غوثیت مآب میں حاضر ہو کر ایک شخص نے عرض کی: عالی جاہ!

میری زوجہ کو مرگی ہو گئی، تھو غوثِ پاک رَحْمَةُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ نے فرمایا: ”اِس کے کان میں کہہ دو غوثِ اعظم کا حکم ہے کہ بغداد سے نکل جا۔“ چنانچہ اُسی وَقْت وہ اچھی ہو گئی۔

(مُلَخَّص از تہجۃ الاسرار للشاطنوفی ص ۱۴۰، ۱۴۱ ادار الکتب العلمیۃ بیروت)

فَرَمَانُ مُصْطَفٰی ﷺ: جس کے پاس میرا ذکر ہوا اور اُس نے مجھ پر زور و شریف نہ پڑھا اُس نے جفا کی۔ (مہارزاق)

مرگی شریر جن ہے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! میرے آقا اعلیٰ حضرت، امام اہلسنت، مولینا شاہ

امام احمد رضا خان عَلَیْہِ رَحْمَةُ الرَّحْمٰن فرماتے ہیں: (مرگی) بہت خبیث بلا ہے اور اسی کو اُمُّ الصِّبَّان کہتے ہیں، (بچوں کی ایک بیماری جس سے اعضا میں جھٹکے لگتے ہیں) اگر بچوں کو ہو، ورنہ صرع (مرگی)۔ تجربے سے ثابت ہوا ہے کہ اگر پچیس برس کے اندر اندر ہوگی تو اُمید ہے کہ جاتی رہے اور اگر پچیس برس کے بعد یا پچیس برس والے کو ہوئی تو آب نہ جائے گی۔ ہاں کسی ولی کی کرامت یا تعویذ سے جاتی رہے تو یہ امر آخر (یعنی اور بات) ہے۔ یہ (یعنی مرگی) فی الحقیقت ایک (شریر جن یعنی) شیطان ہے جو انسان کو ستاتا ہے۔

بچوں کو مرگی سے بچانے کا نسخہ

بچہ پیدا ہونے کے بعد جو اذان میں دیر کی جاتی ہے، اس سے اکثر یہ (یعنی مرگی کا) مرض ہو جاتا ہے اور اگر بچہ پیدا ہونے کے بعد پہلا کام یہ کیا جائے کہ نہہلا کر اذان و اقامت بچے کے کان میں کہہ دی جائے تو اِنْ شَاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ عمر بھر (مرگی سے) محفوظ رہے۔ (ملفوظات اعلیٰ حضرت ص ۴۱۷ مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی)

رضا کے سامنے کی تاب کس میں

فلک وار اس پہ ترا ظل ہے یا غوث

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

فَرَمَانِ مُصِطَلٰی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: جو مجھ پر رُوئے مُحمَّد رُوئے دُشْرِیْف پڑھے گا میں قِیَامَت کے دن اُس کی فُطَاعَت کروں گا۔ (کُوَامِل)

غوثِ الاعظم کا کُنواں

ایک بار بغدادِ مُعَلّٰی میں طاعون کی بیماری پھیل گئی اور لوگ دھڑا دھڑ مرنے لگے۔ لوگوں نے آپ رَحْمَةُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ کی خدمت میں اِس مصیبت سے نجات دلانے کی درخواست پیش کی۔ فرمایا: ”ہمارے مدَر سے کے ارد گرد جو گھاس ہے وہ کھاؤ اور ہمارے مدَر سے کے کُنوئیں کا پانی پیو، جو ایسا کرے گا وہ اِنْ شَاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ ہر مَرَض سے شفا پائے گا۔“ چنانچہ گھاس اور کُنوئیں کے پانی سے شفا ملنی شروع ہو گئی یہاں تک کہ بغداد شریف سے طاعون ایسا بھاگا کہ پھر کبھی پلٹ کر نہ آیا۔ (تَفْرِیغُ الخَاطِرِ فِی مَنَاقِبِ الشَّیخِ عَبْدِ الْقَادِر ص ۴۳)

”طبقاتِ کبریٰ“ میں غوثِ اعظم عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللہِ الْاَکْبَرِ کا یہ ارشاد بھی نقل کیا گیا ہے:

”جس مسلمان کا میرے مدَر سے سے گزر ہو اِقِیَامَت کے روز اس کے عذاب میں تخفیف ہوگی۔“ (الطَّبَقَاتُ الْکُبْرٰی لِلشَّعْرَانِی الْجُزْءُ الْاَوَّلُ ص ۷۹ اِدَارُ الْفکرِ بیروت) اللہ عَزَّوَجَلَّ

کی ان پر رَحمت ہو اور اُن کے صدقے ہماری بے حساب مغفرت ہو۔

گناہوں کے اُمراض کی بھی دوا دو

مجھے اب عطا ہو شفا غوثِ اعظم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

ڈوبی ہوئی بارات

ایک بار سرکارِ بغداد حُضُورِ سَیِّدِنَا غوثِ الاعظم عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللہِ الْاَکْبَرِ دریا کی طرف

فَرَمَانِ مُصْطَفَی ﷺ: مجھ پر زور و دو پاک کی کثرت کرو بے شک یہ تمہارے لئے طہارت ہے۔ (ابو یوسف)

تشریف لے گئے، وہاں ایک بڑھیا کو دیکھا جو زار و قطار رو رہی تھی۔ ایک مُرید نے بارگاہِ غوثیت میں عرض کی: یا مُرْہِدِی! اس ضعیفہ کا اکلوتا بھو بیٹا تھا، بے چاری نے اُس کی شادی رچائی دُولہا نکاح کر کے دُلہن کو اسی دریا میں گشتی کے ذریعے اپنے گھر لارہا تھا کہ گشتی اُلٹ گئی اور دُولہا دُلہن سمیت ساری بارات ڈوب گئی۔ اس واقعے کو آج بارہ برس گزر چکے ہیں مگر ماں کا جگر ہے، بے چاری کا غم جاتا نہیں ہے، یہ روزانہ یہاں دریا پر آتی اور بارات کو نہ پا کر رو دھو کر چلی جاتی ہے۔ حُضُور غوثُ الاعظم علیہ نَحْمَةُ اللہِ لاکرہم کو اس ضعیفہ (یعنی بڑھیا) پر بڑا اُترس آیا، آپ نَحْمَةُ اللہِ تعالیٰ علیہ نے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں دعا کے لیے ہاتھ اُٹھادیئے، چند منٹ تک کچھ بھی ظہور نہ ہوا، بے تاب ہو کر بارگاہِ الہی عَزَّوَجَلَّ میں عرض کی: یا اللہ عَزَّوَجَلَّ! اس قَدَر تاخیر کیوں؟ ارشاد ہوا: ”اے میرے پیارے! یہ تاخیر خلافِ تقدیر و تدبیر نہیں ہے، ہم چاہتے تو ایک حکمِ کُن سے تمام زمین و آسمان پیدا کر دیتے مگر بِمُتَشَاوَرٍ حِکْمَت چھ دن میں پیدا کئے، بارات کو ڈوبے 12 سال بیت چکے ہیں، اب نہ وہ گشی باقی رہی ہے نہ ہی اس کی کوئی سُواری، تمام انسانوں کا گوشت وغیرہ بھی دریائی جانور کھا چکے ہیں، ریزے ریزے کو اجزائے جسم میں اکٹھا کروا کر دوبارہ زندگی کے مَرَحَلے میں داخل کر دیا ہے، اب ان کی آمد کا وقت ہے“ ابھی یہ کلام اختتام کو بھی نہ پہنچا تھا کہ یکا یک وہ گشتی اپنے تمام تر ساز و سامان کے ساتھ مَعَ دُولہا دُلہن و براتی سطحِ آب پر مُتَوَدار ہو گئی اور چند ہی لمحوں میں گنارے آگئی، تمام باراتی سرکارِ بغداد

فَرَمَانُ فَصَلَةٍ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: تَمَّ جِهَانُ بَحِيٍّ هُوَ جَهَنَّمُ بِرُؤُودٍ وَرُؤُودٍ هُوَ كَرَامَتُهُ تَحْتَ بَهْمَتِهِ (طبرانی)

رَحْمَةُ اللَّهِ تَعَالَى عَلَيْهِ سے دُعائیں لے کر خوشی خوشی اپنے گھر پہنچے۔ اس کرامت کو سن کر بے شمار کفار نے آ کر سپردِ ناغوثِ اعظم عَلَيْهِ رَحْمَةُ اللَّهِ الْكَرِيم کے دستِ حق پرست پر اسلام قبول کیا۔ (سُلْطَانُ الْاِنْكَارِ فِي مَنَاقِبِ غَوْثِ الْاَبْرَارِ، لَاشَاهِ مُحَمَّدِ بْنِ الْهَمْدَنِ)

نکالا ہے پہلے تو ڈوبے ہوؤں کو

اور اب ڈوبتوں کو بچا غوثِ اعظم (ذوقِ نعت)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

کیا بندہ مُردہ زندہ کر سکتا ہے؟

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بے شک موت و حیات اللہ عَزَّوَجَلَّ کے اختیار میں ہے لیکن اللہ عَزَّوَجَلَّ اپنے کسی بندے کو مُردے جلانے کی طاقت بخشے تو اس کے لیے کوئی مُشکل بات نہیں ہے اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کی عطا سے کسی اور کو ہم مُردہ زندہ کرنے والا تسلیم کریں تو اس سے ہمارے ایمان پر کوئی اثر نہیں پڑتا، اگر شیطان کی باتوں میں آ کر کسی نے اپنے ذہن میں یہ بٹھالیا ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے کسی اور کو مُردہ زندہ کرنے کی طاقت ہی نہیں دی تو اُس کا یہ نظریہ یقیناً حکمِ قرآنی کے خلاف ہے دیکھئے قرآنِ پاک حضرت سپردِ نایسی دُوح اللہ عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلٰیہِ السَّلَام کے مریضوں کو شفا دینے اور مُردے زندہ کرنے کی طاقت کا صاف صاف اعلان کر رہا ہے۔ جیسا کہ پارہ 3 سُورۃُ الْاِیْمَان کی آیت نمبر 49 میں حضرت سپردِ نایسی دُوح اللہ عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلٰیہِ السَّلَام کا یہ ارشاد

فَرَمَانِ مُصْطَفٰی ﷺ جس نے مجھ پر دس مرتبہ زور و پاک پڑھا اللہ تعالیٰ عزوجل اُس پر سورتیں نازل فرماتا ہے۔ (طبرانی)

نقل کیا گیا ہے:

ترجمہ کنز الایمان: اور میں شفا دیتا ہوں مادر
زادانہوں اور سفید داغ والے (یعنی کوحی) کو اور
میں مردے جلاتا ہوں اللہ (عزوجل) کے حکم سے۔

وَأُبْرِئُ الْأَكْمَهَ وَالْأَبْرَصَ
وَأُحْيِي الْمَوْتَى بِإِذْنِ اللَّهِ ج

امید ہے کہ شیطان کا ڈالا ہوا وسوسہ جڑ سے کٹ گیا ہوگا، کیوں کہ مسلمان کا
قرآن پاک پر ایمان ہوتا ہے اور وہ حکم قرآن کریم کے خلاف کوئی دلیل تسلیم کرتا ہی نہیں۔
بہر حال اللہ عزوجل اپنے مقبول بندوں کو طرح طرح کے اختیارات سے نوازتا ہے اور
بِعِطَائِهِ خداوندی ان سے ایسی باتیں صادر ہوتی ہیں جو عقل انسانی کی بلند یوں سے
وَرَاءُ الْوَرَاءِ ہوتی ہیں۔ یقیناً اہل اللہ کے تضرعات و اختیارات کی بلندی کو دنیا والوں کی
پرواز عقل چھو بھی نہیں سکتی۔

سائنسدان کی نظر

دور حاضر کا سب سے بڑا سائنسدان ”آئن اسٹائن“ کہہ گیا ہے: ”میں نے
ریڈیو دوربین کے ذریعے ایک ایسا گہکشاں تو دیکھ لیا ہے جو زمین سے دو کروڑ نوری سال
دور ہے یعنی روشنی جو فی سیکنڈ ایک لاکھ چھیالیس ہزار میل طے کرتی ہے، وہاں دو کروڑ
سال میں پہنچے گی مگر جہاں تک کائنات کی سرحدیں معلوم کرنے کا تعلق ہے اگر میری عمر
ایک ملین یعنی دس لاکھ برس بھی ہو جائے تب بھی دریافت نہیں کر سکتا۔“

سائنسدان کے برعکس خدائے رحمن عزوجل کے ولی حضور غوث اعظم علیہ رضۃ اللہ الاکبرہ

فَرَمَانِ قُصَاصِ صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم: جس کے پاس میرا ذکر ہو اور وہ مجھ پر زور و شریف نہ پڑے تو وہ لوگوں میں سے کچھ ترین شخص ہے۔ (ازہد ذہب)

کی نظر کی عظمت و شان دیکھئے! آپ رَحْمَةُ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں:

نَظَرْتُ اِلَى بِلَادِ اللہِ جَمْعًا كَخَرْدَلَةٍ عَلٰی حُكْمِ التَّصَالِ

(یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ کے تمام شہر میری نظر میں اس طرح ہیں جیسے ہتھیلی میں رائی کا دانہ)

میرے آقا اعلیٰ حضرت رَحْمَةُ اللہ تعالیٰ علیہ بارگاہِ غوثیت مآب میں عرض کرتے ہیں:

وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ كَا هِيَ سَايَةُ تَجْهٍ پَر

بول بالا ہے ترا ذکر ہے اُونچا تیرا (حدائقِ بخشش شریف)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بد عقیده قاتل کی سزا

اب وصال شریف کے طویل عرصے کے بعد رنجیت سنگھ کے دورِ حکومت میں

ہندوستان میں رُونمّا ہونے والا ایک ایمان افروز واقعہ پڑھیے اور جھومئے: ایک نام

نہاد مسلمان جو کراماتِ اولیاء کا منکر تھا، شومئی قسمت سے ایک شادی شدہ ہندو وانی کو دل

دے بیٹھا۔ ایک بار ہندو اپنی بیوی کو میکے پہنچانے کے لیے گھر سے باہر نکلا، ادھر اُس

بد بخت عاشق پر شہوت نے غلبہ کیا۔ چنانچہ اُس نے ان کا پیچھا کیا اور ایک سُنسان مقام پر

دونوں کو گھیر لیا، وہ دونوں پیدل تھے اور یہ گھوڑے پر سوار تھا، اس نے جھوٹ موٹ ہمدردی

کا اظہار کرتے ہوئے سواری کی پیشکش کی مگر ہندو نے انکار کیا، وہ اصرار کرنے لگا کہ لہجھا

عورت ہی کو پیچھے بیٹھنے کی اجازت دے دو کہ یہ بے چاری تھک جائے گی، ہندو کو اس کی

نیت پر شبہ ہو چلا تھا لہذا اُس نے کہا کہ تم ضمانت دو کہ کسی قسم کی خیانت کئے بغیر میری بیوی

فَرَمَانِ مُصْطَفٰی ﷺ: اُس شخص کی ناک خاک آلود ہو جس کے پاس میرا ذکر ہو اور وہ مجھ پر بُرا روپاک نہ پڑھے۔ (مام)

کو منزل پر پہنچا دو گے۔ اُس نے کہا کہ یہاں جنگل میں ضامن کہاں سے لاؤں؟ عورت بول اٹھی: مسلمان گیارہویں والے بڑے پیر صاحب کو بیعت مانتے ہیں، تم انہیں کی ضمانت دے دو۔ وہ اگرچہ غوث الاعظم علیہ تَحْسَنَةُ اللہِ الْاَکْبَرِ کے تَصَرُّفَات کا قائل نہیں تھا مگر یہ سوچ کر کہ ہاں کہہ دینے میں کیا جاتا ہے، اُس نے ہاں کہہ دی۔ جوں ہی عورت گھوڑے پر سوار ہوئی، اُس ظالم نے تلوار سے اس کے شوہر کی گردن اڑا دی اور گھوڑے کو ایڑ لگا دی، عورت غم سے نڈھال اور سہمی ہوئی بار بار مڑ کر پیچھے دیکھے جا رہی تھی۔ اُس نے کہا کہ بار بار پیچھے دیکھنے سے کچھ حاصل نہیں ہوگا، تمہارا شوہر اب واپس نہیں آسکتا۔ اُس نے کپکپاتی ہوئی آواز میں کہا: میں تو بڑے پیر صاحب کو دیکھ رہی ہوں۔ اس پر اُس نے ایک قہقہہ لگا کر کہا کہ بڑے پیر صاحب کو تو فوت ہوئے کئی سال گزر چکے ہیں، اب بھلا وہ کہاں سے آسکتے ہیں! اتنا کہنا تھا کہ اچانک دو بڑے رگ نمودار ہوئے ان میں سے ایک نے بڑھ کر تلوار سے اس بد عقیدہ عاشق کا سر اڑا دیا پھر عورت کو مع گھوڑے کے اُس جگہ لائے جہاں وہ ہندو کٹا ہوا پڑا تھا، دونوں میں سے ایک بڑے رگ نے کٹا ہوا سر دھڑ سے ملا کر کہا: ”قُمْ بِإِذْنِ اللّٰهِ“ یعنی اُٹھ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے حکم سے۔ وہ ہندو اُسی وقت زندہ ہو گیا۔ وہ دونوں بڑے رگ غائب ہو گئے۔ یہ دونوں میاں بیوی مقتول کے گھوڑے پر سوار ہو کر گھر لوٹ آئے۔ مقتول کے وارثوں نے گھوڑا پہچان کر رنجیت سنگھ کے کورٹ میں دونوں میاں بیوی پر کیس کر دیا کہ ہمارا آدمی غائب ہے اور گھوڑا ان کے پاس ہے، شاید ان لوگوں نے ہمارے آدمی کو قتل کر دیا ہے۔ پیشی ہوئی، ان میاں بیوی نے جنگل کا سارا واقعہ کہہ سنایا اور کہا کہ ان دونوں بڑے رگوں میں

فَرَمَانِ قُصْطِ صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم: جس نے مجھ پر روزِ کُھد دو سو بار زورِ پاک پڑھا اُس کے دو سو سال کے گناہ بخُاف ہوں گے۔ (نورِ اہل)

سے ایک بُو رگ یہاں کے مشہور مجذوب گل محمد شاہ صاحب کے ہمشکل تھے۔ چنانچہ ان مجذوب بُو رگ کو بلوایا گیا، وہ تشریف لے آئے اور انہوں نے آتے ہی اوّل تا آخر سارا واقعہ لفظ بہ لفظ بیان کر دیا۔ لوگ حُصو ر غوثِ اعظم علیہ رَحْمۃُ اللہِ الْاَکْبَرِ کی یہ زندہ کرامت سن کر آتش آتش کرا اٹھے۔ رنجیب سنگھ نے مقدّمہ خارج کرتے ہوئے ان دونوں میاں بیوی کو انعام و اکرام دے کر رخصت کیا۔

(الحقائق فی الھدایۃ ص ۹۵)

الاماں قہر ہے اے غوث وہ ٹیکھا تیرا

مر کے بھی چین سے سوتا نہیں مارا تیرا (حدائقِ بخشش شریف)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

70 بار احتلام

حضرت سیدنا غوثِ اعظم علیہ رَحْمۃُ اللہِ الْاَکْبَرِ کا ایک مرید ایک ہی رات میں نئی نئی عورتوں کے سبب ستر بار مُحتَلِم ہوا۔ صُبح غسل سے فارغ ہو کر اپنی پریشانی کی فریاد لیکر اپنے مرشدِ کریم حضور غوثِ اعظم علیہ رَحْمۃُ اللہِ الْاَکْبَرِ کی خدمتِ باعظمت میں حاضر ہوا۔ قبل اس کے کہ وہ کچھ عرض کرے، سرکارِ بغداد حضور غوثِ اعظم علیہ رَحْمۃُ اللہِ الْاَکْبَرِ نے خود ہی فرمایا: رات کے واقعے سے مت گھبراؤ، میں نے رات لوحِ محفوظ پر نظر ڈالی تو تمہارے بارے میں ستر مختلف عورتوں کے ساتھ زنا کرنا مقدّر تھا، میں نے بارگاہِ الہی عَزَّوَجَلَّ میں التجا کی کہ وہ تیری تقدیر کو بدل دے اور ان گناہوں سے تیری حفاظت فرمائے۔ چنانچہ ان سارے

(ابن عدی)

فَرَمَانِ مُصْطَفٰی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: مجھ پر زور و شریف پڑھاؤں گا عَزَّوَجَلَّ تم پر رحمت بھیجے گا۔

واقعات کو خواب میں احتلام کی صورت میں تبدیل کر دیا گیا۔ (بہجۃ الاسرار ص ۱۹۳)

ترے ہاتھ میں ہاتھ میں نے دیا ہے

ترے ہاتھ ہے لاج یا غوثِ اعظم (ذوقِ نعت)

ارشاداتِ غوثِ اعظم علیہ رَحْمَةُ اللہِ الْکَرِیْمِ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اس سے معلوم ہوا کہ کسی پیر کامل کی بیعت ضرور کرنی

چاہئے کہ پیر کی توجہ سے مصیبتیں ٹل جاتی ہیں اور بعض اوقات بڑی آفت چھوٹی آفت سے

بدل کر رہ جاتی ہے۔ ”بہجۃ الاسرار شریف“ میں ہے، پیروں کے پیر، پیر دستگیر،

روشن ضمیر، قطبِ ربّانی، محبوبِ سبحانی، پیرِ لاثانی، قندیلِ نورانی، شہبازِ لامکانی، الشیخ ابو محمد

سید عبد القادر جیلانی قدس سرہ اللہ تعالیٰ عنہ کا فرمانِ بشارت نشان ہے: مجھے ایک بہت بڑا رجسٹر

دیا گیا جس میں میرے مُصاحبوں اور میرے قیامت تک ہونے والے مریدوں کے نام

درج تھے اور کہا گیا کہ یہ سارے افراد تمہارے حوالے کر دیئے گئے ہیں۔ فرماتے ہیں،

میں نے داروغہ جہنم سے استفسار کیا: کیا جہنم میں میرا کوئی مرید بھی ہے؟ انہوں نے

جواب دیا: ”نہیں۔“ آپ رَحْمَةُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ نے مزید فرمایا: مجھے اپنے پروردگار کی عزت

وجلال کی قسم! میرا دستِ حمایت میرے مرید پر اس طرح ہے جس طرح آسمان زمین پر

سایہ گناں ہے۔ اگر میرا مرید اٹھنا نہ بھی ہو تو کیا ہوا اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ میں تو اٹھنا ہوں۔

مجھے اپنے پالنے والے کی عزت و جلال کی قسم! میں اُس وقت تک اپنے رب عَزَّوَجَلَّ کی

فَرَمَانِ فَصِيْلَةٍ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم : مجھ پر کثرت سے دُورِ پاک پڑھو، شک تہا رائج پڑ دُورِ پاک پڑھنا تہا رے گناہوں کیلئے مغفرت ہے۔ (جامعہ)

بارگاہ سے نہ ہٹوں گا جب تک اپنے ایک ایک مُرید کو داخلِ جنت نہ کروالوں۔ (ایضاً)

مریدوں کو خطرہ نہیں بحرِ غم سے

کہ بیڑے کے ہیں ناخدا غوثِ اعظم (ذوقِ نعت)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

عَظِیْم الشَّانِ کَرَامَت

ابوالمظفر حسن نامی ایک تاجر نے حضرت سپدنا شیخ حماد علیہ رَحْمَةُ اللّٰہِ الْجَوَاد کی

بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض کی: مُھُور! میں تجارت کیلئے قافلے کے ہمراہ مُلکِ شام جا رہا

ہوں، آپ سے دُعا کی درخواست ہے۔ سپدنا شیخ حماد علیہ رَحْمَةُ اللّٰہِ الْجَوَاد نے فرمایا: ”آپ

اپنا سفر ملتوی کر دیجئے، اگر گئے تو ڈاکو سارا مال بھی لوٹ لیں گے اور آپ کو قتل بھی کر ڈالیں

گے۔“ تاجر یہ سن کر بڑا گھبرایا، اسی پریشانی کے عالم میں واپس آ رہا تھا کہ راستے میں حضور

غوثِ اعظم علیہ رَحْمَةُ اللّٰہِ الْاَکْبَر مل گئے، پوچھا کیوں پریشان ہیں؟ اُس نے سارا واقعہ کہہ

سنایا۔ آپ رَحْمَةُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ نے ارشاد فرمایا: پریشان نہ ہوں شوق سے مُلکِ شام کا سفر کیجئے،

اِنْ شَاءَ اللّٰہُ عَزَّوَجَلَّ سب بہتر ہو جائے گا۔ چنانچہ وہ قافلے کے ساتھ روانہ ہو گیا، اُسے

کاروبار میں بہت نفع ہوا، وہ ایک ہزار اشرفیوں کی تھیلی لیے مُلکِ شام کے شہر ”حلب“

پہنچا۔ اِتِّفَاقاً وہ اشرفیوں کی تھیلی کہیں رکھ کر بھول گیا، اسی فکر میں نیند نے غلبہ کیا اور سو گیا۔

اُس نے ایک ڈراؤنا خواب دیکھا کہ ڈاکوؤں نے قافلے پر حملہ کر کے سارا مال لوٹ لیا ہے

فَرَوَانٌ فُصِّلَ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: جس نے مجھ پر ایک بار رُو رُو پاک پڑھا (اللَّهُمَّ رُوِّ جُلَّ أَسْمَاءُ رُتَمِّسْ بِحِجَابِ)۔ (مسلم)

اور اسے بھی قتل کر ڈالا ہے! خوف کے مارے اُس کی آنکھ کھل گئی، گھبرا کر اُٹھا تو وہاں کوئی ڈاکو وغیرہ نہ تھا۔ اب اُسے یاد آیا کہ اشرفیوں کی تھیلی اُس نے فلاں جگہ رکھی ہے، جھٹ وہاں پہنچا تو تھیلی مل گئی۔ خوشی خوشی بغداد شریف واپس آیا۔ اب سوچنے لگا کہ پہلے غوثِ الاعظم علیہ رَحْمَةُ اللَّهِ الْاَكْبَرُ سے ملوں یا شیخ حماد علیہ رَحْمَةُ اللَّهِ الْجَوَاد سے! اِتِّفَاقاً راستے میں ہی سیدنا شیخ حماد علیہ رَحْمَةُ اللَّهِ الْجَوَاد مل گئے اور دیکھتے ہی فرمانے لگے: ”پہلے جا کر غوثِ اعظم علیہ رَحْمَةُ اللَّهِ الْاَكْبَرُ سے ملو کہ وہ محبوبِ ربّانی ہیں، انہوں نے تمہارے حق میں 17 بار دُعا مانگی تھی تب کہیں جا کر تمہاری تقدیر بدلی جس کی میں نے خبر دی تھی، اللہ عَزَّوَجَلَّ نے تمہارے ساتھ ہونے والے واقعے کو غوثِ اعظم علیہ رَحْمَةُ اللَّهِ الْاَكْبَرُ کی دُعا کی بَرَکَت سے بیداری سے خواب میں منتقل کر دیا۔“ چنانچہ وہ بارگاہِ غوثیت مآب میں حاضر ہوا۔ غوثِ اعظم علیہ رَحْمَةُ اللَّهِ الْاَكْبَرُ نے دیکھتے ہی فرمایا: واقعی میں نے تمہارے لیے 17 مرتبہ دُعا مانگی تھی۔ مزید فرمایا: میں نے تمہارے بارے میں 17 در 17 سے لے کر 70 مرتبہ تک دُعا مانگی تھی۔ (بَهْجَةُ الاسرار ص ۶۳) اللہ عَزَّوَجَلَّ کسی آن پر رحمت ہو اور اُن کے صدقے ہماری بے حساب مغفرت ہو۔

غرض آقا سے کروں عرض کہ تیری ہے پناہ

بندہ مجبور ہے خاطر پہ ہے قبضہ تیرا (حدائق بخشش شریف)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

عذاب قبر سے رہائی

ایک غمگین نوجوان نے آکر بارگاہِ غوثیت میں فریاد کی: حضور! میں نے اپنے

فَرَمَانِ مُصْطَفٰی ﷺ: جس نے کتاب میں کچھ پڑھ لیا تو جب تک میرا نام اس میں رہے گا فرشتے اس کیلئے استغفار کرتے رہیں گے۔ (ابن ماجہ)

والدِ مرحوم کو رات خواب میں دیکھا، وہ کہہ رہے تھے: ”بیٹا! میں عذابِ قبر میں مبتلا ہوں، تو سپیدِ ناشخ عبدُ القادر جیلانی قُدس سرُّہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضر ہو کر میرے لیے دُعا کی درخواست کر۔“ یہ سن کر سرکارِ بغداد حُضُورِ غوثِ اعظم علیہ رَحْمَةُ اللہِ اکبرہ نے استفسار فرمایا: کیا تمہارے ابا جان میرے مدد سے (مدد سے) سے کبھی گزرے ہیں؟ اس نے عرض کی: جی ہاں۔ بس آپ رَحْمَةُ اللہِ تعالیٰ علیہ خاموش ہو گئے۔ وہ نو جوان چلا گیا۔ دوسرے روز خوش خوش حاضرِ خدمت ہوا اور کہنے لگا: یا مرشد! آج رات والدِ مرحوم سبزِ خُلّہ (یعنی سبز لباس) زیب تن کئے خواب میں تشریف لائے، وہ بے حد خوش تھے، کہہ رہے تھے: ”بیٹا! سپیدِ ناشخ عبدُ القادر جیلانی قُدس سرُّہ اللہ تعالیٰ کی بَرَکات سے مجھ سے عذابِ دُور کر دیا گیا ہے اور یہ سبزِ خُلّہ بھی ملا ہے۔ میرے پیارے بیٹے! تو ان کی خدمت میں رہا کر۔“ یہ سن کر آپ رَحْمَةُ اللہِ تعالیٰ علیہ نے فرمایا: میرے رب عَزَّوَجَلَّ نے مجھ سے وعدہ فرمایا ہے کہ جو مسلمان تیرے مدد سے سے گزرے گا اُس کے عذاب میں تخفیف (یعنی کمی) کی جائے گی۔ (بَهْجَةُ الاسرار ص ۱۹۳)

نزع میں، گور میں، میزاں پہ سر پہل پہ کہیں

نہ جھٹے ہاتھ سے دامانِ معلیٰ تیرا (حدائقِ بخشش شریف)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

مردے کی چیخ و پکار

ایک مرتبہ بارگاہِ غوثیتِ مآب میں حاضر ہو کر لوگوں نے عرض کی: عالی جاہ!

”بابُ الْأَزْج“ کے قبرستان میں ایک قُبْر سے مُردے کے چیخنے کی آوازیں آرہی ہیں۔ حُضُور!

فَرَوَانٌ قُصِّطَ صَلى الله تعالى عليه واله وسلم: جس نے مجھ پر ایک بار دُرُودِ پاک پڑھا اللہ عزوجل اُس پر دس رحمتیں بھیجتا ہے۔ (مسلم)

کچھ کرم فرما دیجئے کہ بے چارے کا عذاب دُور ہو جائے۔ آپ رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی علیہ نے ارشاد فرمایا: کیا اُس نے مجھ سے رُحْمَہٗ خلافت پہنا ہے؟ لوگوں نے عرض کی: ہمیں معلوم نہیں۔ فرمایا: کیا کبھی وہ میری مجلس میں حاضر ہوا؟ لوگوں نے لاعلمی کا اظہار کیا۔ فرمایا: کیا اُس نے کبھی میرا کھانا کھایا؟ لوگوں نے پھر لاعلمی کا اظہار کیا۔ آپ رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی علیہ نے پوچھا: کیا اُس نے کبھی میرے پیچھے نماز ادا کی؟ لوگوں نے وہی جواب دیا۔ آپ رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی علیہ نے ذرا سا سرِ اقدس جھکایا تو آپ رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی علیہ پر جلال و وقار کے آثار ظاہر ہوئے۔ کچھ دیر کے بعد فرمایا: مجھے ابھی ابھی فرشتوں نے بتایا: ”اُس نے آپ کی زیارت کی ہے اور اُسے آپ سے عقیدت بھی تھی لہذا اللہ تبارک و تعالیٰ نے اس پر رَحْمَہٗ کیا۔“ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ اُس کی قُبْر سے آوازیں آنی بند ہو گئیں۔

(بہجۃ الاسرار للشطنوفی ص ۱۹۴)

بد سہی، چور سہی، مجرم و ناکارہ سہی

اے وہ کیسا ہی سہی ہے تو کریم تیرا (حدائق بخشش شریف)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد



طالب علم مدینہ
شیخ و مفتی و
بے حساب جنت
افروں میں آ
کا لڑاں

۸ اربعہ السور شریف ص ۱۴۲

17-4-2006

یہ رسالہ پڑھ کر دوسرے کو دے دیجئے

شادی ٹی کی تقریبات، اجتماعات، اعراس اور جلوس میلاد وغیرہ میں مکعبہ المدینہ کے شائع کردہ رسائل اور مَدَنی پھولوں پر مشتمل پمفلٹ تقسیم کر کے ثواب کمائیے، گاہوں کو بہ نیتِ ثواب تحفے میں دینے کیلئے اپنی دکانوں پر بھی رسائل رکھنے کا معمول بنائیے، اخبار فروشوں یا بچوں کے ذریعے اپنے محلے کے گھر گھر میں ماہانہ کم از کم ایک عدد دستوں بھرا رسالہ یا مَدَنی پھولوں کا پمفلٹ پہنچا کر نیکی کی دعوت کی دھومیں مچائیے اور خوب ثواب کمائیے۔



اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

سُنّت کی بہاریں

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ تبلیغِ قرآن و سُنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کے مہکے مہکے مدنی ماحول میں بکثرت سُنّتیں سکھی اور سکھائی جاتی ہیں، ہر جمعرات مغرب کی نماز کے بعد آپ کے شہر میں ہونے والے دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اجتماع میں رضائے الہی کیلئے اچھی اچھی نیتوں کے ساتھ ساری رات گزارنے کی مدنی التجا ہے۔ عاشقانِ رسول کے مدنی قافلوں میں بہ نیتِ ثواب سُنّتوں کی تربیت کیلئے سفر اور روزانہ فکرِ مدینہ کے ذریعے مدنی انعامات کا رسالہ پُر کر کے ہر مدنی ماہ کے ابتدائی دس دن کے اندر اندر اپنے یہاں کے ذمے دار کو جمع کروانے کا معمول بنالیجئے، اِنْ شَاءَ اللّٰہُ عَزَّوَجَلَّ اس کی بَرَکت سے پابند سُنّت بننے، گناہوں سے نفرت کرنے اور ایمان کی حفاظت کیلئے گروہنے کا ذہن بنے گا۔

ہر اسلامی بھائی اپنا یہ ذہن بنائے کہ ”مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کرنی ہے۔“ اِنْ شَاءَ اللّٰہُ عَزَّوَجَلَّ اپنی اصلاح کی کوشش کے لیے ”مدنی انعامات“ پر عمل اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کے لیے ”مدنی قافلوں“ میں سفر کرنا ہے۔ اِنْ شَاءَ اللّٰہُ عَزَّوَجَلَّ

مکتبۃ المدینہ کی شاخیں

- کراچی: شہید مسجد، کھارادر۔ فون: 021-32203311
- راولپنڈی: فضل داد پلازہ کھٹی چوک، اقبال روڈ۔ فون: 051-5553765
- لاہور: داتا دربار مارکیٹ گنج بخش روڈ۔ فون: 042-37311679
- پشاور: فیضانِ مدینہ گلبرگ نمبر 1 انور سٹریٹ، صدر۔
- سردار آباد (فیصل آباد): امین پور بازار۔ فون: 041-2632625
- خان پور: ڈرامائی چوک ٹھہر کنارہ۔ فون: 068-5571686
- کشمیر: چوک شہیدان میرپور۔ فون: 058274-37212
- نواب شاہ: چکرا بازار نزد MCB۔ فون: 0244-4362145
- حیدرآباد: فیضانِ مدینہ آفندی ٹاؤن۔ فون: 022-2620122
- سکھر: فیضانِ مدینہ ہیراج روڈ۔ فون: 071-5619195
- ملتان: نزد قیٹیل والی مسجد اندرون بوجڑ گیٹ۔ فون: 061-4511192
- گوجرانوالہ: فیضانِ مدینہ شوق پور موڑ، گوجرانوالہ۔ فون: 055-4225653
- اوکاڑہ: کانج روڈ بالقابل ٹوئیٹھ مسجد نزد تحصیل کوسل ہال۔ فون: 044-2550767
- گلزار خیل (مرگوحا) شہید مارکیٹ، بالقابل جامع مسجد سید حامد علی شاہ۔ فون: 048-6007128

فیضانِ مدینہ، محلہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی، باب المدینہ (کراچی)

فون: 021-34921389-93 Ext: 1284

مکتبۃ المدینہ
(دعوتِ اسلامی)

Web: www.dawateislami.net / Email: ilmia@dawateislami.net